پاکستان میں بچہ مزدوری کے خلاف عائد قوانین

dastak

بچہ مزدوری

بچہ مزدوری کی تعریف

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ۔ایل ۔او) کنونشن بچہ مزدوری کی اسطرح تعریف کرتی ہے کہ ایسا عمل جو بچے کو اس کے بچپن، کارکردگی، عزت ووقار، جسمانی اور دماغی نشونما سے محروم کردے۔ بچے سے غلامی کروانا یا جبراً مزدوری کروانے کو بچہ مزدوری کی شدید شکل میں شمار کیا جاتا ہے۔آئی ۔ایل۔او کے مطابق ایسے 122.3 ملین بچے جن کی عمر پانچ سے چودہ سال کے درمیان ہے ایشیاء اور کاہل کے علاقے میں بچہ مزدوری کے شکار ہیں۔ بچہ مزدوری کی بدترین اشکال درج ذیل ہیں

بچہ سوداگری، تجارتی جنسی استحصال، جبری مشقت، گھریلو کام، خطرناک مزدوری، بچوں کی مسلح جھگڑے میں شمولیت اور استعمال اور نشہ کا کاروبار

پاکستان میں بچہ مزدوری

پاکستان بچہ مزدوری کے معاملے میں جدید اعداد وشمار سے محروم ہے۔2005 میں ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے اندازے کے مطابق پاکستان میں 11 سے 12 ملین بچے مزدوری کر رہے ہیں جن میں آدھے سے زیادہ کی عمر دس سال سے کم ہے۔ پاکستان میں چھوٹی مزدوری سے لیکر خطرناک حد کی مزدوری لاتعداد شعبوں میں پائی جاتی ہیں۔ بہت سے بچے قالین بننا، چوڑی کے کارخانے میں اور سرجری کے آلات کے کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح اینٹوں کے بھٹے، کوئلے کی کان، گاڑیوں کی ورکشاپ، گہرے پانی میں سمندری غذا کے شکار کا کام بھی بچوں سے کروایا جاتا ہے۔ مزید اس کے سرائے، ریسٹوران اور دکانیں بھی بچہ مزدوری کی بڑھتی ہوئی بیماری کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ زیادہ تر بچے غیر رسمی مزدوری کرتے ہیں جیسا کہ کھیتی باڑی اور گھریلو کام جو کہ قومی بچہ مزدوری کے قوانین کی حدود میں نہیں آتے۔ دیہاتی علاقوں میں زیادہ تر بچے بغیر پیسوں کے کھیتوں میں کام کرتے ہیں جب کہ شہروں میں بچے طرح طرح کے کام کرتے ہیں۔ بچوں کی مخصوص تعداد جوتے پالش، کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنا، گاڑیاں دھونا اور سڑکوں پر مختلف اشیاء بیچنے کا کام کرتی ہوئی پائی جاتی ہے۔

گھریلو بچہ مزدوری

پاکستان میں بچوں کے حقوق کا سب سے اہم اور نظر انداز کیا گیا مسئلہ گھریلو بچہ مزدوری ہے۔اس کو جدید قسم کی غلامی بھی کہا جا سکتا ہے لیکن پھر بھی یہ بچہ مزدوری سے متعلق قومی قوانین کی حدود میں نہیں آتا۔ایک جائزے کے مطابق شہروں میں ہر چار گھروں میں سے ایک گھریلو بچہ مزدوری کرواتا ہے۔ یہ بچے گھروں کے مختلف کام کرتے ہیں جیسا کہ کھانا پکانا، صفائی کرنا، شیر خوار بچوں یا گھر کے بزرگوں کی دیکھ بھال کرنا اور گھر کے مزید کام جیسا کہ سودا سلف لانا۔

گھریلو کام کاج میں زیادہ تر بچوں کی عمر 6 سے 18 سال ہوتی ہے جن میں سے اکثریت کی عمر 11 سے 14 سال ہے، اس میں سے ایک تہائی کی عمر 6 سے 10 سال ہے۔ان کام کرنے والے بچوں سے توقع کی جاتی ہے کہ یہ کوئی بھی کام کر لیں گے، اور زیادہ تر یہ بچے دن میں 10 سے 14 گھنٹے مزدوری کرتے ہیں۔ کچھ بچے صرف چھت کے ساتھ دو وقت کی روٹی اور ناگہانی حالات میں پیسوں کی وقتی ضرورت کے لئے کام کرتے ہیں۔

قومی قانونی بنیاد

آئینِ پاکستان

آئینِ پاکستان کے آرٹیکل (1)11 میں غلام رکھنا منع ہے، اور آرٹیکل (2)11 میں جبری مشقت کروانا اور انسانی خرید و فروخت منع ہے اور آرٹیکل (3)11 میں 14 سال سے کم عمر بچوں کی کارخانوں، کوئلے کی کانوں اور دوسرے خطرناک کاموں میں بھرتی منع ہے۔ مزید اس کے آئین کے آرٹیکل (a)25 کے مطابق حکومت پاکستان کے حکمت عملی کے اصولوں میں بچوں کے حقوق کو تحفظ، جہالت کا خاتمہ، تعلیم کی مفت سہولت جلد از جلد مہیا کی جائے، اور ایسا قانون بنایا جائے جس میں بچوں اور عورتوں کو عمر اور جنس کے مطابق ہی نوکریاں دی جائیں اور مزدوری کی کیفیت انسانیت کے اصولوں کے منافی نہ ہو۔

کانوں کا قانون 1923

اس قانون کے مطابق ایسی کوئی بھی کان جو زمین کی سطح سے نیچے ہو وہاں 14 سال سے کم عمر کے بچے مزدوری نہیں کر سکتے۔

تجارتی جہاز رانی کا قانون 1923

اس قانون کے مطابق چودہ سال سے کم عمر کے بچے پاکستان میں رجسٹرڈ کسی بھی پانی کے جہاز میں مزدوری کے لئے نہیں جاسکتے اور چند مخصوص عناصر میں کسی دوسرے ملک کے جہاز میں جانا بھی ممنوع ہے۔

کارخانوں کا قانون 1934

اس قانون کے تحت چودہ سال سے کم عمر کے بچے کارخانوں میں کام نہیں کر سکتے۔کارخانے کی قانونی تعریف یوں کی جاتی ہے"ایسی جگہ جہاں دس یا دس سے زیادہ لوگ مزدوری کر رہے ہوں اور جس میں کسی قسم کی چیز بنائی جارہی ہو"۔جہاں دس سے کم افراد مزدوری کر رہے ہوں اس کو کارخانہ تصور نہیں کیا جاتا لہذا ایسی جگہوں پر بچوں کو بھرتی کرنے کی قانونی چھوٹ مل جاتی ہے۔

ذرائع مواصلات کے مزدوروں کا قانون 1961

یہ قانون ایسی جگہوں کی نگرانی کرتا ہے جہاں مزدور ذرائع مواصلات کا کام کر رہے ہوں۔یہ اس نوعیت کا واحد قانون ہے جو کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو ذرائع مواصلات کی مزدوری کرنے سے منع کرنے کے ساتھ ساتھ صرف اکیس سال سے زیادہ عمر کے افراد کو گاڑی چلانے کی اجازت دیتا ہے۔

دوکانوں اور اداروں کا قانون 1969

یہ قانون چودہ سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی بھی ادارے میں کام کرنے سے منع کرتا ہے۔ادارے سے قانونی مراد ہے دوکان، تجارتی مرکز، صنعتی مرکز، نجی دواخانہ، سرائے، ریستوران، سینما، تھیٹر، سرکس یا کوئی بھی تفریح کی جگہ۔

بچوں کی ملازمت کا قانون 1991

یہ ایکٹ بچہ مزدوری کا ایک اہم قومی قانون ہے۔یہ ایک بچے کی اس طرح تعریف کرتا ہے"ایسا فرد جس کی عمر چودہ سال سے کم ہو۔یہ ایکٹ بچہ مزدوری کو مخصوص شعبوں میں ممنوع قرار دیتا ہے ان کے کام کرنے کی کیفیت کی نگرانی کرتا ہے اور چند اداروں کو بچہ مزدوری کو ممنوع قرار دینے والے قوانین سے استثنیٰ قرار دیتا ہے۔اس قانون کے تحت جو کوئی بھی کسی بچے کو بھرتی یا قوانین کے خلاف کیفیت میں کام کروائے ایک سال تک قید کا حقدار ہے یا بیس ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں۔

یہ قانون ان اداروں پر لاگو نہیں ہونگے جو خاندانی مدد کرتے ہوں یا کوئی ایسا اسکول جو حکومت کی طرف سے رجسٹرڈ ہو۔اس ایکٹ کے شیڈول میں ایسی لسٹ بھی شامل ہے جن میں ایسے اداروں کے نام ہیں جہاں بچے بالکل مزدوری نہیں کر سکتے۔سن 2005 میں اصلی لسٹ کو دہرایا گیا تھا اور 34 خطرناک کیفیت والی مزدوریاں اور 4 ایسے شعبوں کو بھی اس میں شامل کیا گیا تھا۔لہٰذا ان شعبوں کے علاوہ بچہ کسی بھی ادارے میں کام کرسکتا ہے۔

مزدوری کروانے والے مالک اور نائب ٹھیکیدار اسی قانون کا بہانہ لگا کر کہ یہ خاندان کو چلانے والا کاروبار ہے،بچوں سے مزدوری کرواتے ہیں۔

پاکستان میں بچہ مزدوری کی خطرناک اقسام

- چمڑے کی صنعت
- قالین کا کارخانہ
- چوڑی کی صنعت
- جراحی عالات بنانا
- اینٹوں کا بھٹہ

بچوں کے حقوق بین الاقوامی قوانین

یو۔این۔کنونشن آن دی رائٹس آف چائلڈ

ا۔فریق ممالک بچے کے معاشی استحصال اور کسی ایسے کام کو کرنے سے تحفظ کے حق کو تسلیم کرتے ہیں جو کہ بچے کے لئے نقصان دہ ہوسکتا ہو یا جس سے بچے کی تعلیم میں مداخلت ہوتی ہو یا جو بچے کی صحت یا جسمانی،ذہنی،روحانی،اخلاقی یا سماجی ترقی کے لئے نقصان دہ ہو۔

۲۔فریق ممالک موجودہ آرٹیکل کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لئے قانونی،انتظامی،سماجی اور تعلیمی اقدامات کریں گے۔اس مقصد کے حصول اور دیگر بین الاقوامی معاہدات کی متعلقہ دفعات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے

فریق ممالک خاص طور پر

الف۔ملازمت کی اجازت کے لئے کم سے کم عمر کا تعین کریں گے۔

ب۔ملازمت کے حالات کار اور اوقات کا مناسب تعین کریں گے۔

ج۔موجودہ آرٹیکل کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لئے مناسب سزائیں دینے یا دیگر پابندیاں لگانے کے لئے قوانین وضع کریں گے۔

آئی۔ایل۔او کنونشن میں بچہ مزدوری سے متعلق ان کے حقوق کی وضاحت مندرجہ ذیل قوانین میں کی گئی ہے۔

(5,7,15,58,60,77,78,79,90,123,124,138)

تجاویز

گھریلو بچہ مزدوری کو ای۔سی۔اے ۱۹۹۱ کی ممنوعہ فہرست میں شامل ہونا چاہئے۔

آئین پاکستان میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبائی حکومتوں کو بھی چاہئے کہ وہ ای۔سی۔اے ۱۹۹۱ کو اپنائیں۔

بچہ مزدوری پر نظر رکھنے والے اداروں کو مزید مظبوط کیا جائے۔

حکومت کی ذمہ داری ہے کہ آرٹیکل (a)25 کے عملدرآمد کو یقینی بنائے جو کہ مفت اور لازم تعلیم پانچ سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کے لئے ہے۔

dastak